انجام دے رہے ہیں۔ انہوں نے قدیم اسلامی طرز پر مختلف محلوں کی مسجدوں میں مکتب قائم کئے ہیں۔ جن میں رات کے وقت لوگوں کو قرآن مجید، مسائل دینیہ اور عام نوشت وخواند کی تعلیم دیجاتی ہے۔ تعلیم کے لئے رات کا وقت خاص کر اس لئے رکھا گیا ہے کہ جو لوگ دن کو اپنے کاروبار میں مشغول رہنے کی وجہ سے علم حاصل نہیں کر سکتے یا جو بچے دوسرے مدارس میں پڑھتے ہیں اور وہاں ان کی دینی تعلیم ناقص رہ جاتی ہے۔ وہ ان مدارس شبینہ سے فائدہ اٹھائیں۔ ہم نے خود ان مدرسوں کو کئی مرتبہ دیکھا ہے۔ اور اس منظر سے دل کو بڑی مسرت ہوئی ہے کہ صرف چھوٹی عمر کے بچے ہی نہیں بلکہ پچاس پچاس ساٹھ ساٹھ برس کے بوڑھے بھی اپنے کاروبار سے فارغ ہو کر یہاں آتے ہیں اور کلام اللہ کا درس لیتے ہیں۔ ان مدارس کا خرچ بہت کم ہے۔ مشکل سے ایک مدرسہ پر دس پندرہ روپے ماہوار خرچ ہوتے ہوں گے۔ مگر ان سے جو فائدہ حاصل ہوتا ہے وہ اس خرچ سے بدرجہا زیادہ ہے۔ مولانا اس تحریک کو نہ صرف حیدرآباد بلکہ اضلاع میں بھی پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ مسلمان اس کام میں ان کا ہاتھ بٹائیں اور اپنے اپنے محلوں یا بستیوں کی مسجدوں میں مقامی چندے سے اس قسم کے مدرسے قائم کر کے ان کو مرکزی نظام کے ساتھ وابستہ کریں۔